(Urdu)

1639/10711

2607 — 28 — P

4
23
2607 28
(Urdu)

بندے ماترم

کرانتی گیتانجلی

"Excess of Severity is not the path to order.
On the contrary it is the path to "Bomb".
Viscount Morley.

"کچھ آرزو نہیں ہے، ہے آرزو تو یہ ہے
رکھ دے کوئی ذرا سی خاک وطن کفن میں۔"
(شہید اشفاق)

پرکاشک و سمپادک
ہلاس ورما 'پریمی'
بھارتیہ پریس دہرہ دون

۱۹۳۰ء

Microfilm

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No 2607
Date 24.2.72
GOVT. OF INDIA

بھومکا

میرٹھ شڑینتر کیس کے ابھیکت مسٹر جھابوالا نے کرانتی کی جو ویاکھیا کی ہے۔ اس کو پڑھنے کے بعد میری رائے میں اس دیش کی دُکھت اور پونجی پتی فرنگیوں کے انیایوں سے پیڑت بھارتیہ جنتا کے لئے کُرانتی ایک اَتی آوشیک اور شیگھر آرمبھ کرنے یوگیہ آندولن ہے اور اُس کا شری گنیش چودھری ہلاس ورماجی کی سمپادت کی ہوئی جیسی ان دل ہلانے والی کویتاؤں سے ہی ہو سکتا ہے۔ پھانسی کے تختہ پر سے کہا گیا کیول ایک شبد ہزاروں ویاکھیانوں سے زیادہ اثر کرنے والا ہوتا ہے۔

اس پستک میں پھانسی کے تختہ پر لٹکنے والوں اور کالے پانی تنہا جیل یاتریوں کی کہی ہوئی نظمیں درج ہیں اس کا پہلا ہندی سنسکرن پانچ دن میں سماپت ہو گیا۔ اسی کا اُردو ترجمہ آپ کی سیوا میں پیش ہے۔

دہرہ دون
۲۹-۴-۳۰

مہا ویر تیاگی
پردھان ضلع کانگریس کمیٹی دہرہ دون

کرانتی گیتانجلی

ماتری بندنا

بندے ماترم (۱)

سوجلام سوپھلام ملیج شیتلام ششیئے شیام لام ماترم۔ بندے ماترم
شُبھر جیوتسنام، پُولکت یامنیم۔
پُھل کسمت دُرو مدل شوبھنیم۔
سوہاسینم سومدُھر بھاشنیم۔
سوکھدام بردام ماترم۔ بندے ماترم۔
ترلش کوٹی کنٹھ کل کل ننادکرالے
دوی ترلش کوٹی بھجے ترتی کھر کروالے
کے وَلے ماں تُمی اَوبے!
بہوبل دھارنیم نماحی تارنیم
ریپودل وارنیم ماترم۔ بندے ماترم۔

بندے ماترم (۲)

قوم کے خادم کی ہے جاگیر بندے ماترم۔
ہے وطن کے واسطے اکسیر بندے ماترم۔

891.43
Sa13P

ظالموں کو ہے ادہر بندوق پر اپنی غرور
ہے ادہر ہم سب کے کسموں کا تیر بندے ماترم
قتل کی ہم کو نہ دے دھمکی ہمارے صبر سے
تیغ پر ہو جائے گا تحریر بندے ماترم
کس طرح بھولوں اسے میں جبکہ قسمت میں میری
لکھ چکا ہے راقم تحریر بندے ماترم
فکر کیا جلاد نے گر قتل پر باندہی کمر
روک دیگا دور سے شمشیر بندے ماترم
ظلم سے گر کر دیا خاموش مجھکو دیکھنا
بول اٹھے گی میری تصویر بندے ماترم
سرزمین انگلینڈ کی ہل جائے گی دو روز میں
گر دکھائے گی کبھی تاثیر بندے ماترم
سنتری بھی مضطرب تھے جبکہ ہر جھنکار پر
بولتی تھی جیل میں زنجیر بندے ماترم

بھگت سکا سپنا (۳)

جگدیش یہ بنئے ہے جب پران تن سے نکلے۔
پرئے دیش رٹتے رٹتے یہ پران تن سے نکلے۔
بھارت بسندھرا پر سکھ شانتی سینوتا پر
شوچی شئے شیام لا پر یہ پران تن سے نکلے۔

دیشا بھیمان وبھرتے - جاتیہ گان کرتے
نج دیش ویادھی ہرتے یہ پران تن سے نکلے
اُدوگ ستیہ سکھ ہو - آلس ہو نہ دکھ ہو
سب کا پرسن مکھ ہو تب پران تن سے نکلے
دیش اُپکار کر کے من ماتری بھگتی بھر کے
جے جے سودیش رٹتے یہ پران تن سے نکلے۔

شہید گرجنا (۴)

(لیکھک۔ کاکوری شہید رام پرشاد بسملؔ)

بھارت نہ رہ سکیگا ہرگز غلام خانہ۔
آزاد ہوگا ہوگا آتا ہے وہ زمانہ۔
خون کھولنے لگا ہے ہندوستانیوں کا
کردیں گے ظالموں کا ہم بند ظلم ڈھانا۔
قومی تِرنگے جھنڈے پر جان نثار اپنی
ہندو مسیحی مُسلم گاتے ہیں یہ ترانا
اب بھیڑ اور بکری بن کر نہ ہم رہیں گے
اس پست ہمتی کا ہوگا کہیں ٹھکانا
پرواہ اب کسے ہے جیل و دمن کی پیارو
اک کھیل ہو رہا ہے پھانسی پہ جھول جانا
بھارت وطن ہمارا بھارت کے ہم ہیں بچے
ماتا کے واسطے ہے منظور سر کٹانا۔

سرفروشی کی تمنا (۵)

سرفروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے　　دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے
رہ رو راہ محبت رہ نہ جانا راہ میں　　لذت صحرا نوردی دوری منزل میں ہے
وقت آنے دے بتا دینگے تجھے اے آسماں
ہم ابھی سے کیا بتا دیں کیا ہمارے دل میں ہے
آج پھر مقتل میں قاتل کہہ رہا ہے بار بار　　کیا تمنائے شہادت بھی کسی کے دل میں ہے
اے شہید ملک و ملت میں ترے اوپر نثار　　اب تیری ہمت کا چرچا غیر کی محفل میں ہے
اب نہ اگلے ولولے ہیں اور نہ ارمانوں کی بھیڑ
صرف مٹ جانے کی حسرت اب دل بسمل میں ہے

ہردے پُشپ (۶)

چاہ نہیں ہے سُر بالا کے گہنوں میں گوتھا جاؤں
چاہ نہیں ہے پیاری کے گل پڑوں ہار میں للچاؤں
چاہ نہیں ہے راجاؤں کے شو پر میں ڈالا جاؤں
چاہ نہیں ہے دیوؤں کے سر چڑھوں بھاگیہ پر اتراؤں
مجھے توڑ کر لے بن مالی!
اس پتھ میں تو دینا پھینک
ماتری بھومی ہت شیش چڑھانے
جس پتھ جاویں ویر انیک۔

(۷) دیش بھگت ویر کی گرجنا

تیری اس ظلم کی ہستی کو اے ظالم مٹا دینگے
زباں سے جو نکالیں گے وہ ہم کرکے دکھا دینگے
بھڑک اٹھے گی جب سینہ سوزاں کی دود آتش
~~تو ہم یک سرد آہ بھر کر تجھے ظالم جلا~~ دینگے
~~ہمارے آہ و نالہ کو تم بے سود مت سمجھو~~
جو ہم رونے پہ آئیں گے تو ایک دریا بہا دینگے
ہمارے سامنے سختی ہے کیا اِن جیل خانوں کی
وطن کے واسطے ہم دار پر چڑھ کر دکھا دینگے
ہماری فاقہ مستی کچھ نہ کچھ رنگ لا کے چھوڑے گی
نشاں تیرا مٹا دینگے تجھے جب بد دعا دینگے
ہزاروں دیش بھگت اب قومی پروانہ ہیں زنداں میں
ہم ان کے واسطے سب مال و زر اپنا لٹا دینگے
کچھ اس میں راز تھا مدت سے جو خاموش بیٹھے تھے
ہم اب کرنے پہ آئے ہیں تو کچھ کرکے دکھا دینگے
اگر کچھ بھینٹ آزادی کی دیوی ہم سے مانگے گی
سمجھ کر ہم نے ہے قسمت سب اپنے سر چڑھا دینگے
نہیں منظور اب عزت ہمیں سرمایہ داروں کی
بنا کر شاہ کیرتی کو سنگھاسن پہ بٹھا دینگے

چنگاریاں (۸)

ہو جاتا نیلام مرتیو سے کائرتا ہے ڈکھ ہے۔
ہنس ہنس چڑھنا بلی ویدی پر نربھیتا ہے سُکھ ہے۔
کیوں ہوتے بھئے بھیت مرتیو سے آتما اجر امر ہے
بلی ویدی پر بڑھو بیر! جے مال تمہارے گل ہے۔
رشوا، پرتاپ، سمان دیش پر شیش پرسون چڑھا دو
سوتنترتا کے امر شہیدوں میں نج نام لکھا دو۔
پرانوں پر اتنی ممتا اور سوتنترتا کا سودا!
بنا تیل کے دیپ جلانے کا یہ کٹھن مسودا
موتی بکھراتے بیتے گی جلتی جیون گھڑیاں
بنا چڑھائے شیش نہیں ٹوٹیں گی ماں کی کڑیاں
دُنیا میں جینے کا سب سے سُندر دُھر تقاضہ
اے شہید! اٹھنے دے اپنا پھولوں بھرا جنازہ

سپھل جیون (۹)

جننی جنم بھومی ویدی پر جو سرورس چڑھاتے ہیں۔
دھنیہ دھنیہ جیون ہے ان کا وہی جنم پھل پاتے ہیں
اتیاچار انیتی دباتے۔ دین دکھی کا ہاتھ بٹاتے
سوتنترتا کا شروت بہاتے ماترِ بھومی کی لاج بچاتے
جو بندی جاتے ہیں۔

دھنیے دھنیے جیون ہے ان کا وہی جنم پھل پاتے ہیں
نرواسن ہے نندن بن سا۔ کٹی کوبین وچتر ورون سا
ہے زنجیر سُمن بندھن سا۔ کاراگرہ ہے دیو سدن سا
وہی سُورگ سکھ پاتے ہیں۔
دھنیے دھنیے جیون ہے ان کا وہی جنم پھل پاتے ہیں

راشٹر پتاکا (۱۰)

یہ راشٹر دھوجا دھن میرا۔ جیون بلیدان کرینگے
جھنڈا ہے پران پیارا۔ پرانوں سے بڑھکر پیارا
تن من دھن اس پہ وارا۔ جیون قربان کریں گے۔ (۱)
شولی پر اُچھل چڑھیں گے۔ بندھن سے نہیں ڈریں گے
سب کچھ آفت سہیں گے۔ پر جھنڈا نہیں تجیں گے (۲)
آؤ جھنڈا پھہرائیں۔ شُوچی راشٹر بھاو ورشائیں
ستیاگرہ سمر دکھائیں۔ پر ہنسا نہیں کریں گے (۳)

اُچ ہمالیہ کی چوٹی پر جاکر اسے اڑائیں گے
وشو وجیتی راشٹر پتاکا کا گورب پھہرائیں گے
سب سے اونچی رہے نہ اس کو نیچے کبھی جھکائیں گے
سمر انگن میں لال لاڑلے لاکھوں بلی بلی جائیں گے
گونجے سور سنسار سِندھو میں سوتنترتا کا نمو نمو
راشٹر گگن کی دویئے جیوتی راشٹریہ پتاکا نمو نمو

ماں اور بچہ (۱۱)

ماں میں جاؤں کا بالکار۔
بلی ہو جاؤں تیرے کارن۔ چلوں وِشم کرپان کی دہار۔
پہن ہاتھ میں سُندر کڑیاں گان تمہارا ہی کرتے۔
بنوں پتنگ دیا پالیے کا تو دھیان ہردے ہی میں دہرتے۔
پران دینے کی آگیا پاکر چِت پرسن سے ہو جاوے۔
دلیش اُنت نشور شریر کا سدوپیوگ اب ہو جاوے۔
جنم دیا تھا جس کارن سے۔ کارن کو پھر حل کر دوں۔
سب کر لاج تمہاری ماتا! تیرے آگے سر دہر دوں۔

راشٹریہ جھنڈا (۱۲)

پریمک وشو ترنگا پیارا۔ جھنڈا اونچا رہے ہمارا۔
سدا شکتی برسانے والا۔ پریم سُدھا سرسانے والا
ویروں کو ہرشانے والا۔ ماتری بھومی کا تن من سارا۔ (۱)
سوتنترتا کے بِھیشن رن میں۔ لکھکر بڑھے جوش چھن چھن میں
کانپے شترو دیکھ کر من میں۔ مٹ جاوے بھے سنکٹ سارا۔ (۲)
اس جھنڈے کے نیچے نربھے۔ لے سوراجیہ یہ اُوچل نشچے
بولو بھارت ماتا کی جے۔ سوتنترتا ہو دھیے ہمارا۔ (۳)
آؤ پیارے ویرو آؤ۔ دیش دھرم پر بلی بلی جاؤ
ایک ساتھ سب ملکر گاؤ۔ پیارا بھارت دیش ہمارا۔ (۴)

اس کی شان نہ جانے پائے۔ چاہے جان بھلے ہی جائے
وشو تگدھ کر کے دکھلائے جب ہو وسرپرن پورن ہمارا۔ (۵)

من ترنگ (۱۳)

مٹیں گے دیش پر اپنے یہی دل میں سمائی ہے۔
کریں آزاد بھارت کو یہی ایک دُھن سمائی ہے۔
نہیں ہے گیان کیا ان کو کہ بھارت ویر بھومی ہے
کریں برباد ہم ان کو کہ جن سے دُشمنائی ہے۔
کٹائیں گے گلا بیشک مگر یہ دھیان میں رکھنا
مٹیں گے ہم مٹا کر کے شپتھ ہم نے یہ کھائی ہے۔
ہے کیا شے جیل اور پھانسی ڈراتے ہو ہمیں جن سے
کٹیں آدرش پر تل تل نہ وہ بھی دُکھ دائی ہے۔
کرو ظلم و ستم بیشک مگر یہ بھول مت جانا
نہیں اپمان سہہ سکتے جو بھارت کے شیدائی ہیں۔

شہیدوں کا سندیش (۱۴)

دِن خون کا ہمارے پیارو! نہ بھول جانا۔
خوشیوں میں اپنی ہم پر آنسو بہاتے جانا۔
صیاد نے ہمارے چُن چُن کے پھول توڑے
ویران اس چمن میں کوئی گل کھلاتے جانا

گولی کو کھا کے سوئے جلیان باغ میں ہم
ہونی پڑی قبر پہ دیا جلاتے جانا
ہندو اور مسلموں کی ہوتی ہے آج ہولی
بہتے ہمارے رنگ میں دامن بھگوتے جانا
کچھ قید میں پڑے ہیں اور ہم قبر میں پڑے ہیں
دو بوند آنسو ان پہ پر بھی بہاتے جانا۔

ویر بھاونا (۱۵)

فاقہ کریں گے بھوک کے صدمے اٹھائیں گے۔ روٹی خراب جیل کی ہرگز نہ کھائیں گے
دار و رسن سے ڈر کے نہ بزدل کہائیں گے۔ مر جائیں گے قدم کو نہ پیچھے ہٹائیں گے
ہم ظلم سہہ کے ظلم کی ہستی مٹائیں گے
زندانیوں کے حال کو بہتر بنائیں گے

بیلوں کی طرح گھاس کی سبزی نہ کھائیں گے۔ کوٹیں گے ہم مونج نہ چکی چلائیں گے
بندہ پائیں پھنس کے نہ گردن جھکائیں گے۔ مونچھوں پہ تاؤ دیں گے اکڑ بھی دکھائیں گے
ہم ظلم سہہ کے ظلم کی ہستی مٹائیں گے
زندانیوں کے حال کو بہتر بنائیں گے

ننگے رہیں گے دھوپ کی سختی اٹھائیں گے۔ لیکن نہ تن پہ غیر کے کپڑے سجائیں گے
قربانیوں کا ملک کو رستہ دکھائیں گے۔ مر مر کے اپنی قوم کو زندہ بنائیں گے
ہم ظلم سہہ کے ظلم کی ہستی مٹائیں گے
زندانیوں کے حال کو بہتر بنائیں گے

بلیمان آہوان (۱۶)

میری جاں تو رہے میرا سر نہ رہے سامان رہے نہ یہ ساز رہے۔
فقط ہند میرا آزاد رہے ماتا کے سر پر تاج رہے۔
پیشانی میں سو ہے تلک جس کی اور گود میں گاندھی براج رہے۔
نہ یہ داغ بدن میں سفید رہے نہ تو کوڑھ رہے نہ یہ کھاج رہے۔
میرے ہندو مسلماں ایک رہیں بھائی بھائی سا رسم و رواج رہے۔
میرے وید پران قران رہیں میری پوجا سندھیا نماز رہے۔
میری ٹوٹی منڈیا میں راج رہے کوئی غیر نہ دست انداز رہے۔
میری بین کے تار ملے ہوں سبھی ایک بھینی مدھر آواز رہے۔
یہ کسان میرے خوشحال رہیں پوری ہو فصل سکھ ساز رہے۔
میرے بچہ وطن پہ نثار رہیں میری ماں بہنوں میں لاج رہے۔
میری گائے رہے میرے بیل رہیں گھر گھر میں بھرا اَنت ناج رہے
گھی دودھ کی ندیاں بہتی رہیں ہر سو آنند سوراج رہے۔
شرما کی ہے چاہ خدا کی قسم میرے بعد وفات یہ واضح رہے
گاڑھے کا کفن ہو مجھ پہ پڑا بندے ماترم الفاظ رہے۔

علی پور بم کیس کے ابھیوکت (۱۷)

(شری اوم پرکاش جی کے کالے پانی جاتے سمے کے اودگار جسکو رام پرشاد بسمل گایا کرتے تھے)

حیف! جسچہ کہ ہم طیار تھے مرجانے کو
جیتے جی ہم سے چھڑایا اسی کاشانہ کو۔

آسماں کیا یہی باقی تھا غضب ڈھانے کو
لاکے غربت میں جو رکھا ہمیں تڑپانے کو
کیا کوئی اور بہانہ نہ تھا ترسانے کو ۔ (۱)

پھر نہ گلشن میں ہمیں لائے گا صیاد کبھی
کیوں سُنیگا تو ہماری کوئی فریاد کبھی ۔
یاد آئے گا کسے یہ دلِ ناشاد کبھی
ہم بھی اِس باغ میں تھے قید سے آزاد کبھی
اب تو کاہے کو ملے گی یہ ہوا کھانے کو ۔ (۲)

دل فدا کرتے ہیں قربان جگر کرتے ہیں
پاس جو کچھ ہے وہ ماتا کی نذر کرتے ہیں ۔
خانۂ ویران کہاں دیکھئے گھر کرتے ہیں
خوش رہو اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں ۔
جا کے آباد کریں گے کسی ویرانے کو ۔ (۳)

دیکھئے کب یہ اسیران مصیبت چھوٹے ۔
مادر ہند کے اب بھاگ کھلے یا پھوٹے ۔
دیش سیوک سبھی اب جیل میں مونجیں کوٹیں
آپ یہاں عیش سے دن رات بہاریں لوٹیں
کیوں نہ ترجیح دیں اس جینے پہ مر جانے کو ۔ (۴)

کوئی ماتا کی امیدوں پہ نہ ڈالے پانی ۔
زندگی بھر کو ہمیں بھیج کے کالے پانی ۔

منہ میں جلاد ہوئے جاتے ہیں چھالے پانی
آبِ خنجر کا پلا کر کے دعا لے پانی
بھر نہ کیوں جائیں ہم اس عمر کے پیمانہ کو۔ (۵)

ہم بھی آرام اٹھا سکتے تھے گھر پر رہ کر
ہم کو بھی پالا تھا ماں باپ نے دکھ سہہ سہہ کر
وقت رخصت انھیں اتنا بھی نہ آئے کہہ کر
گود میں آنسو کبھی ٹپکے جو رخ سے بہہ کر
طفل ان کو ہی سمجھ لینا جی بہلانے کو (۶)

دلیش سیوا ہی کا بہتا ہے لہو نس نس میں
اب تو کھا بیٹھے ہیں چتوڑ کے گڑھ کی قسمیں
سر فروشی کی ادا ہوتی ہیں یوں ہی رسمیں
بھائی خنجر سے گلے ملتے ہیں سب آپس میں
بہنیں طیار ہیں چتاؤں میں جل جانے کو (۷)

نوجوانو! جو طبیعت میں تمہاری کھٹکے
یاد کر لینا کبھی ہم کو بھی بھولے بھٹکے
آپ کے عضو بدن ہوں یوں جدا کٹ کٹ کے
اور صد چاک ہو ماتا کا کلیجہ پھٹ کے
پر نہ ماتھے پہ شکن آئے قسم کھانے کو۔ (۸)

اپنی قسمت میں ازل سے ہی ستم رکھا تھا۔
رنج رکھا تھا محن رکھا تھا غم رکھا تھا۔

کس کو پرواہ تھی اور کس میں یہ دم رکھا تھا۔
ہم نے جب وادیٔ غربت میں قدم رکھا تھا۔
دور تک یادِ وطن آئی تھی سمجھانے کو۔ (۹)
اپنا کچھ غم نہیں لیکن یہ خیال آتا ہے۔
مادرِ ہند پہ کب تک یہ زوال آتا ہے۔
قوم اپنی پہ تو رو رو کے ملال آتا ہے۔
دیش آزادی کا کب ہند میں خیال آتا ہے۔
منتظر رہتے ہیں ہم خاک میں مل جانے کو۔ (۱۰)
میکدہ کس کا ہے یہ جانے سبو کس کا ہے۔
وار کس کا ہے میری جاں یہ گلو کس کا ہے۔
جو بہے قوم کی خاطر یہ لہو کس کا ہے
آسماں صاف بتا دے تو اعدو کس کا ہے۔
کیوں نئے رنگ بدلتا ہے یہ تڑپانے کو۔ (۱۱)
دردمندوں سے مصیبت کی حلاوت پوچھو
مرنے والوں سے ذرا لطفِ شہادت پوچھو
چشمِ مشتاق سے کچھ دید کی حسرت پوچھو
کشتۂ ناز سے ٹھوکر کی قیامت پوچھو۔
سوز کہتے ہیں کسے پوچھو تو پروانے کو (۱۲)
بات تو جب ہے کہ اس بات کی ضد ٹھانیں
دیش کے واسطے قربان کریں سب جانیں۔

لاکھ سمجھائے کوئی ایک نہ اس کی مانیں
کہتا ہے خون سے مت اپنا گریباں سانیں
ناصح آگ لگے تیرے اس سمجھانے کو (۱۳)

نہ میسّر ہوا راحت میں کبھی میل ہمیں
جان پر کھیل کے نہ بھایا کوئی کھیل ہمیں۔
ایک دن کو بھی نہ منظور ہوئی بیل ہمیں
یاد آئے گا بہت علی پور کا جیل ہمیں
لوگ تو بھول ہی جائیں گے اس افسانہ کو۔ (۱۴)

اب تو ہم ڈال چکے اپنے گلے میں جھولی
ایک ہوتی ہے فقیروں کی ہمیشہ بولی۔
خون سے پھاگ رچائے گی ہماری ٹولی
جب سے بنگال میں کھیلے ہیں کنہیا ہولی۔
کوئی اس دن سے نہیں پوچھتا برسانے کو (۱۵)

نوجوانوں یہی موقع ہے اٹھو کھل کھیلو
خدمت قوم میں جو آئے بلا تم جھیلو
دیش کے صدقہ میں ماتا کو جوانی دیدو
پھر ملیں گی نہ یہ ماتا کی دعائیں لیلو۔
دیکھیں کون آتا ہے ارشاد بجا لانے کو۔ (۱۶)

دیش بھگت کی آرزو (۱۸)

تمنا آج بر آئی ہے بھارت تیرے گھر گھر کی
صدا ہر در سے اور دیوار سے آتی ہے کھدر کی۔

بدیشی چیز کو گھر میں رکھیں کیوں ہند کے باسی
ضرورت ان کو ٹائی کی نہ مفلر اور کالر کی
فضائے جیل کہتی ہے ادھر آؤ ادھر آؤ
میرا دِرِ راز رہبر یہ جو آزادی کے مندر کی
نظر آتی ہیں میدان عمل میں ڈیویاں لیکن
تمھارے دل میں خواہش ہے ابھی کالج کی دفتر کی
سنو گے گر نہ تم فریاد مظلوم و اسیروں کی
سمجھ لو تنکر بیٹھو گے سر ظالم کے خنجر کی
علمبردار حریت کے جو تم ہو ہند کے بیٹو
مٹادو ساری دنیا سے حکومت ظلم اور شر کی
کرے جو قوم کی خدمت وہی سردار ہے قومی
تو پھر کیوں ٹھوکریں کھاؤں میں نوکر بن کے دو در کی

ڈیکہر دے (۱۹)

وطن کی خاطر میری دنیا میں گر تو قیر ہو۔
ہاتھ میں ہوں ہتھکڑی پاؤں بیڑی زنجیر ہو
آنکھ کی خاطر تیر ہو۔ ملتی گلے شمشیر ہو
اس سے بھی بڑھکر کوئی دنیا میں گر تو قیر ہو
مرکر بھی میری جان پر زحمت بلا تاخیر ہو
میری خاطر خاص کر دوزخ نیا تمتمیر ہو
سولی ملے پھانسی ملے پھر موت دامنگیر ہو

سولی ملے پھانسی ملے پھر موت دامن گیر ہو
منظور ہو منظور ہو منظور ہو منظور ہو

اسہیوگ (۲۰)

تبدیل گورنمنٹ کی رفتار نہ ہوگی۔ گر قوم اسہیوگ پر تیار نہ ہوگی۔
بن جائیں گے ہر شہر میں جلیان والے باغ۔ اس ملک سے گر دور یہ سرکار نہ ہوگی
یہ جیل خانہ لوٹ کر اب اور بنیں گے۔ اس میں تمام قوم گرفتار نہ ہوگی
سودائی ہیں ہم وطن کے لوہے کی بیڑیاں۔ سونے کے زیوروں میں جھنکار نہ ہوگی
دشمن کو اسہیوگ سے ہم زیر کریں گے۔ ان ہاتھوں میں بندوق یا تلوار نہ ہوگی
گھل مل گئے ہیں ایسے مسلمان و ہندو۔ بس اب تمیز تسبیح و زنار نہ ہوگی
ہم ایسی حکومت کو مٹا دیویں گے بالکل۔ غم میں ہمارے جو کبھی غم خوار نہ ہوگی

سوتنتر تا پوجن (۲۱)

ادھین ہو کر برا ہے جینا ہے اچھا مرنا سوتنتر ہو کر۔
سدھا کو تجکر زہر کا پیالا ہے پینا اچھا سوتنتر ہو کر
پڑی ہوں ہاتھوں میں ہتھکڑی بیڑی تو سورگ کے سکھ سے لابھ کیا ہے
نرک کے دکھ میں تو اس نشمن سے کرنا اچھا سوتنتر ہو کر
جو داس ہو کر ملیں بھون میں سو سوادو بھوجن تو پھیکے ہیں سب
سدیو اپواس کر کے بن میں بچرنا اچھا سوتنتر ہو کر
ملیں اپادھی یا ان پردوی جو سیوا کر کے تو بیر کتھ ہے سب
گھر نا کے گنتے ہیں ہو سکے یا کل اٹھنا اچھا سوتنتر ہو کر

اچھے دن آنے والے ہیں (۲۲)

اے مادرِ ہند نہ ہو غمگیں اچھے دن آنے والے ہیں
آزادی کا پیغام تجھے ہم جلد سنانے والے ہیں۔

ماں! تجھکو جن جلادوں نے دی ہے تکلیف ضعیفی میں
مایوس نہ ہو مغروروں کو ہم مزہ چکھانے والے ہیں۔

کمزور ہیں ہم اور مفلس ہیں گو کنج قفس میں بے بس ہیں
بیکس ہیں لاکھ مگر تاہم آفت کے پرکالے ہیں۔

ہندو اور مسلم مل کر کے چاہے جو ہم کر سکتے ہیں
اے چرخ کہن ہوشیار ہو تو پُر شور ہمارے نالے ہیں۔

میری روح کو کرنا قید و قتل امکان سے باہر ہے ان کے
آزاد ہے اپنا دل شیدا گو لاکھ زباں پر تالے ہیں۔

مغلوب جو ہیں ہونگے غالب محکوم جو ہیں ہونگے حاکم
سدا ایک سا وقت رہا کس کا قدرت کے طور نرالے ہیں

گاندھی نے ترک تعاون کا یہ کیسا منتر چلایا ہے۔
لرزاں ہے جس سے ارض و سماں سرکار کو جان کے لالے ہیں

ہندیوں کو سندیش (۲۳)

نہ ہندیو بے قرار ہو تم کہ نیک ایام آرہے ہیں۔
وہ جلد مٹ جائیں گے جہاں سے ہیں جو ظالم ستا رہے ہیں

نہ سمجھو رسی یا بان ان کو جو جیل میں بٹ رہے ہیں قیدی
وہ آہنی طوق پاپیوں کے گلے کی خاطر بنا رہے ہیں
اُدھر سے سنگین تن رہی ہے اودھر سے سینے کھلے ہوئے ہیں
ادھر ہے چہروں پہ مسکراہٹ اُدھر وہ گولی چلا رہے ہیں
ادھر ارادہ یہ کر چکے ہیں قدم نہ پیچھے ہٹائیں گے ہم
اُدھر وہ لالچ سے دھمکیوں سے ہما استقلال آزما رہے ہیں
خدا کو منظور ہی ہے اب یہ کہ ہند میں انقلاب ہوگا
تب ہی تو بھارت کے لال خوش ہو کے جیل خانہ کو جا رہے ہیں
تھی جن کے قدموں پہ ساری دُنیا کی نعمتیں دست بستہ حاضر
خدا کی قدرت وہ آج ہنس ہنس کے خشک روٹی چبا رہے ہیں
اب وقت سوراج آ رہا ہے اور لارڈ ارون بھی کہہ رہا ہے
مگر مسافرؔ کو دھوکہ دیکر یہ او رعدت بتا رہے ہیں۔

نوجوان کی تمنّا (۲۳)

مردہ بھارت کو جِلا جائیں گے مرتے مرتے	نام زندوں میں لکھا جائیں گے مرتے مرتے
ہم کو کمزور سمجھ بیٹھے ہمارے دشمن	ان کا ایمان مٹا جائیں گے مرتے مرتے
ظلم کرتی ہے ہند پہ نوکر شاہی	اس کی بدچال مٹا جائیں گے مرتے مرتے
جیل خانوں کی بھی خوش ہو کے بڑھائیں رونق	ایک کیا لاکھوں بنا جائیں گے مرتے مرتے
دل پر دشمنوں کے اپنی جوانمردی سے	ہند کا سکہ بٹھا جائیں گے مرتے مرتے
ماتری بھومی کیلئے جان نچھاور کر دیں	سبق بھارت کو پڑھا جائیں گے مرتے مرتے
ہیں تو ناچیز مگر اتنی جرأت رکھتے ہیں	ہند کی بندی چھڑا جائیں گے مرتے مرتے

دت۔ بھگت دیانند تلک گاندھی کا سب کو فرمان سُنا جائیں گے مرتے مرتے

شہیدوں کے خوں کا اثر (۲۵)

شہیدوں کے خون کا اثر دیکھ لینا مٹائیں گے ظالم کا گھر دیکھ لینا
کسی کے اشارہ کے ہم منتظر ہیں بہا دینگے خون کی نہر دیکھ لینا
جھکا دیں گے گردن کو ہم زیر خنجر خوشی سے کٹائیں گے سر دیکھ لینا
جو خود غرض گولی چلاتے ہیں ہم پر تو قدموں میں ان کا ہی سر دیکھ لینا
جو نخل ہم نے سینچا ہے خون جگر سے وہ ہوگا کبھی بارور دیکھ لینا۔
کنارے پہ آئے بھنور سے یہ کشتی وہ آئے گی ایک دن لہر دیکھ لینا
بلائیں یہ جائیں گی خود سرنگوں ہو نہیں ہوگی ان کی گذر دیکھ لینا
کبھی جھنڈی ہوا ہند آزاد اپنا چھپیگی یہ ایک دن خبر دیکھ لینا

فریادِ بلبل (۲۶)

آباد ہے جس دن سے صیاد چمن میں
بلبل تو کہاں گل بھی ہے برباد چمن میں
گل ہائے شگفتہ نے عجب شان نکالی
ہونے کو ہے بلبل کوئی برباد چمن میں
صیاد جفا جو ہے تو جلاد ہے گلچیں
سنتا نہیں ہے کوئی بھی فریاد چمن میں
ناشاد اسی دن سے ہے آغاز خزاں کا
جس دن سے مکیں ہے ستم ایجاد چمن میں

امید کی جھلک (۲۷)

عروج کامیابی پر کبھی ہندوستاں ہوگا۔
رہا صیاد کے ہاتھوں سے اپنا آشیاں ہوگا

چکھائیں گے مزا بربادیِ گلشن کا گلچیں کو
بہار آجائے گی اس دن جب اپنا باغباں ہوگا

وطن کی آبرو کا پاس دیکھیں کون کرتا ہے
سُنا ہے آج مقتل میں ہمارا امتحاں ہوگا

جدا مت ہو میرے پہلو سے اے دردِ وطن ہرگز
نہ جانے بعد مردن میں کہاں اور تو کہاں ہوگا

یہ آئے دن کی چھیڑ اچھی نہیں اے خنجرِ قاتل
بتا کب فیصلہ ان کے ہمارے درمیاں ہوگا۔

شہیدوں کی چتاؤں پر جڑیں گے ہر برس میلے
وطن پہ مرنے والوں کا یہی باقی نشاں ہوگا

کبھی وہ دن بھی آئے گا کہ جب سوراج دیکھیں گے
جب اپنی ہی زمین ہوگی اور اپنا آسماں ہوگا

انگریزی راج میں کرشکوں کا آرت نادہ (۲۸)

پربھو کیوں ہم ہیں جگ میں دین
گالی جوتا ٹھوکر سہ کر قرتی کرمت الیین
جن کی قدر اُچت ہے کرنا کہتے انھیں کمین

راجہ راؤ لاٹ تک چلتے اور پھر جرمن چین (۱)
بیل تقاوی قرض بڑھا کر رہتے خود تو ہین
پر سوارتھ کی خاطر رہتے لشٹن ہیں تلین (۲)
خون پسینہ ایک ول کر کے جوتے کرتی زمین
"جس کی لاٹھی تاکی بھینس" ہے زمیندار لے چین (۳)
بھوکے بچے پیٹ دبا کر تڑپت جل بن مین
مون رہیں ہم کب تک بیٹھے بھوکے آتما دھین (۴)
کوئی بیٹھے مخمل ریشم کوئی کھن زین
گاڑھا ٹاٹ بھی پر دُرلبھ نہیں پھٹی کو پین (۵)
پر سوارتھ گن گورب کھو کر ہم دیا ہوئے ہین
آج اسی سے گرشک جاتی ہوئی پرادھین (۶)
رکشک کاٹت بنکشک نائی سانپ ہوئے استین
پربھو ہمارے کلیش دور کر ہوئے ذرا تسکین (۷)

ویر گرجنا (۲۹)

بھارت کے شیر جاگو بدلا ہے اب زمانہ ✤ پیارے وطن کو اس دم آزاد ہے بنانا
مت بزدلی کو ہرگز تم پاس دو پھٹکنے ✤ آخر تو وم عدم کو ہوگا کبھی روانہ
سوتنتر دیوی کے تم جلدی بنو اُپاسک ✤ رنج پور دیوں کا تم کو گر نام ہے چلانا
پردیشیوں کا اب دم جو ساتھ دے رہے ہیں ✤ اُن کو حرام ہے اب بھارت کا اَن کھانا
ودھ ستیہ پر ہو تم وہارن کرو اہنسا ✤ آگے کے جوش میں تم ہرگز نہیں بچھانا
ماتا کی گود ناحق کرتے ہو تم کلنکت ✤ والنٹیر بنو تم اب چھوڑ دو بہانا ✤

دل میں جھجک نہ لاؤ آگے قدم بڑھاؤ ٭ ہے سوگ کے برابر اس وقت سو لی کھانا
سمجھو کہ یہ بھی ہے کچھ کر لو ذہن بیٹھا ٭ دو دن کی زندگی ہے اس کا نہیں ٹھکانا

ترانۂ قسمت (۴)

جیتا ہو جیسے وہ آسے   ہر صبح کھیت لگا ئے
ہل جوتے بیل چلائے   غلہ کے ڈھیر لگائے

جو کام کرے سو کھائے
کاہل بھوکا مر جاوے

اے مزدور . فرزانہ   محنت سے مت گھبرانا
کہتا ہے دانہ دانہ   کھیتی ہے نعمت خانہ

جو کام کرے سو کھائے
کاہل بھوکا مر جائے

اس باغ کا تو ہے مالی   یہ جنا ہے تو نے ڈالی
کہتی ہے ڈالی ڈالی   پھل کھا کیسی رکھوالی

جو کام کرے سو کھائے
کاہل بھوکا مر جائے

پھوس کا تیرا گھر ہے   زمین کا تیرا بستر ہے
اس پر بھی خوش تر ہے   مزدوری کا خوگر ہے

جو کام کرے سو کھائے
کاہل بھوکا مر جائے

سوراج کے تو لایق ہے ہر چیز پہ تیرا حق ہے
دنیا میں تو فایق ہے آزادی کے لایق ہے
جو کام کرے سو کہائے
کاہل ہو کا مر جائے

ترانۂ فلک (۳۱)

باغ سے صرصر کا جھونکا آشیانہ لے گیا ٭ عندلیبوں کو قفس میں آب و دانہ لے گیا
کچھ گل گلچیں کا شکوہ بلبلِ بھارت نہ کر ٭ تجھکو پنجرے میں ترا یہ چہچہانا لے گیا
کون کہتا ہے زبردستی سے ہم پکڑے گئے ٭ جیل میں خود ہم کو شوقِ جیل خانہ لے گیا
کیوں گھٹا افلاس کی چھائیں نہ اہل ہند پر ٭ کھینچ کر یورپ ہے سب مال و خزانہ لے گیا

سودیشی پریم (۳۲)

سیوا میں تیری بھارت تن من لگائیں گے ہم
پھر سورگ کا سہونہ تجھکو بنائیں گے ہم
تجھ سے سبھی نے پالن کیا ہمارا
اُپکار جتنا کرتا کیا کیا گنائیں گے ہم
تیرے رنوں کا بوجھ سر پر دھرا ہمارے
کرکے پریم پورا اسکو چکائیں گے ہم
تم سے لئے جئیں گے تیرے لئے مریں گے

کرم یُگ (۳۳)

آگیا ہے کرم یُگ کچھ کرم کرنا سیکھ لو
دیش پر اور جاتی پہ ہنس ہنس کے مرنا سیکھ لو
مارنے کا نام مت لو آپ مرنا سیکھ لو
مثل آئر لینڈ ڈوب کر پھر اُبھرنا سیکھ لو
پارہ یدی ہونا تھیں پرتنتر تا دُکھ سند ہو سے
تیر کر تو رکت ساگر سے اُترنا سیکھ لو
تیرتھ یاترا کیلئے دِن رات اُکتا ہٹ رہو
کرشن جنم استھان میں بڑھ بڑھ کے بچھڑنا سیکھ لو
دیکھنا ہے ورشیہ بھارت دیش میں یدی سورگ کا
دیش کا تو پران پن سے دُکھ ہرنا سیکھ لو

گانا (۳۴)

یہ آرزو ہے میری بھارت پہ وار کر دوں ٭ تن من جگر کلیجہ سب کچھ نثار کر دوں
ایسی ہوا چلاؤں جائیں یہ دن خزاں کے ٭ بھارت کے گلستاں میں موسم بہار کر دوں
ایشور دے مجھکو ہمت ساہس دے حوصلہ دے ٭ بھارت کی اُنتی کی ناؤ کو پار کر دوں
یہ آستین غلامی کی قوم کے بدن پر ٭ پہنی جو مدتوں سے یہ تار تار کر دوں
ایسی کروں تپسیا سوراج لیکر چھوڑوں ٭ مٹ جائے بے قراری دور انتظار کر دوں

گان (۳۵)

بھائیو نہیں ہے لاش یہ بے کفن تمہارا ٭ ہے جینے کے لائق پا دو بدن تمہارا

دن آج کا یہ ہوگا تیوہار ایک قومی ؛ بیکنٹھ کو ہوا ہے اِس دن گمن تمھارا
ضایع لہو تمھارا جانے کا یہ نہیں ہے ؛ پھولے پھلے گا اس سے ویشی چمن تمھارا
خود مر کے جسم قومی میں تم نے جان ڈالی ؛ جاتی کا ہے یہ جیون گویا مرن تمھارا
سب بھگتیوں سے بڑھکر اُتم ہے دیش بھگتی ؛ چھوٹا ہے بعد مدت آواگمن تمھارا
اتہاس میں رہینگی قربانیاں تمھاری ؛ تم پر فخر کریگا پیارا وطن تمھارا

بھجن (۳۶)

کتائی سوت کی ہوگی یہ چرخہ دُکھ ہٹا دیگا ؛ بھلائی دیش کی ہوگی سُکھی چرخہ بنا دیگا
جو یورپ دیش کنگال تھا ہوا دھنوان چرخہ سے ؛ کرے جو پریم چرخہ سے اُسے سمپتی دلا دیگا
ملے پھل تین چرخہ سے اگر کاتے کوئی لِنڈن ؛ پہلے ورزش دوسرے دھن تیسرے دھرم بچا دیگا
پہلے بھارت میں چرخہ کو چلاتے تھے نر ناری ؛ بل اور دھن سے پورت تھے یہی ہستر یہاں بنا دیگا
پڑھو چرخہ مہاتم کو نہیں نردھن کوئی جگ میں ؛ کرو تم کام جو ہی سے تبھی عاقل کہا دیگا
غلامی دیش سے جلد کلا کوشل میں لگ جاؤ ؛ کرو سوراج کو حاصل وہ چرخہ دلا دیگا

بلیدان (۳۷)

چاہتی ہے ماتا بلیدان
جاگو اٹھو ہند سنتان

ہنستے ہوئے پھول سے آکر ؛ شیش جھکا دو ماں کے پگ پر
کٹتا ہو کٹ جانے دو سر ؛ تنک نہ ہو تا ملان - جاگو اٹھو ۔
سونے والو اٹھو کڑک کر ؛ جاگے ہوئے بڑھو ویدی پر
بوڑھا ہو ناری ہو یا نر ؛ سب کو ہے آہوان - جاگو اٹھو ۔

ہو چمار بھنگی یا پاسی　　ڈپر پجاری یا سنیاسی
دہنی دردری ہو اُپواسی　　سب کا بھاگ سمان
جوانو اُٹھو ہندستان

اُٹھو اپڑھ مورکھ ودوانو　　ہندو مسلم اور کرستانو
جین پارسی سکھ مہانو　　پیاری ماں کے پران
جوانو اُٹھو ہندستان

اور چھاتر و بھاوی ادھکاری　　اُٹھو اُٹھو نندت دیاپاری
اُٹھو مزدور دین بھکاری　　دُکھی دیعد کسان
جوانو اُٹھو ہندستان

ہو غلام کیسا ہی داغی　　ورتمان شاسن انوراگی
نرم گرم بیرگی تیاگی　　اُٹھو سبھی بھگتی مان
جوانو اُٹھو ہندستان

سوارتھ اور مت بھید مٹاؤ　　بیر پھوٹ کو دور بھگاؤ
پھہراؤ جگ آج ہند میں　　اِک جاتیہ نشان
جوانو اُٹھو ہندستان

پھانسی چڑھو جیل میں جاؤ۔ پیچھے بش کبھی نہ دیش بھلاؤ
ہتھکڑیوں پر بل کر گاؤ　　سوتنترتا کا گان۔
جوانو اُٹھو ہندستان

پورن کرو یگیہ ماتا کا　　جیوں پرتاپ ابھیمانی بانکا
جیوں رشو سدیہ ہند گرو کا　　جیسے تلک مہان۔
جوانو اُٹھو ہندستان

اٹھی گگن جھنکار سکھاری — گاندھی بینا کی اتی پیاری
ماد ہو مست اٹھو دکھلاؤ — کانوں میں ہے جان
اٹھو جوانو ہندستان

دمن سواگت (۳۸)

دمن کرو جتنا جی چاہے ہم نہیں سیس اٹھائیں گے
اب تو اڑ کر بیٹھ گئے بھارت سولو ہیں بنائیں گے

(۱)

یا سوتنترتا لہرائے گی یا تو ہوگا ہند مسان
تیتیس کوٹی لاش پہ شاسن تب کرنا سکھ سے متی مان
ویر برٹش! اب شانت پر جا کے خون کی ندی بہا ڈالو
گرفتار کر لو گاندھی کو زندہ اُسے جلا ڈالو۔
ہم مرتے ہی نہیں جیو پھر نیا وستر پہرائیں گے
اب تو اڑ کر بیٹھ گئے

(۲)

پر اوپر کو رہو دیکھتے پھٹ نہ پڑے آکاش کہیں
دہس نہ جائے دھرتی میں چھٹکر لندن سا آواس کہیں
ایشور کو بھی دور ہٹا کر کر لو کملاسن ادھیکار
رہ جاؤ جگدیش تمہیں ایک رہیں اور سب تابعدار
دیکھیں تب کیا تم ہوگے جب یمراج بلائیں گے
اب تو اڑ کر بیٹھ گئے۔

شانت تپسویوں کا دل ہے ہنسا نہیں ہمارا کام
مرکر زندہ کریں وشو کو تب تو ہو میرا نام
تمھیں مارنے کی اچھا ہے بنی رہی جرمن کے بعد
تو کیا چنتا کسک مٹالو چکھو رکت کا میرے سوا دو
ہم سوتنتر ہو بیٹھ سورگ میں سکھ سے دھونی رمائیں گے
اب تو اڑ کر بیٹھ گئے

(۴)

ہم گاندھی کے انویائی ہیں گاندھی پران ہمارا ہے
تم کیا سمجھو اسے وشو بھر کا وہ گاندھی پیارا ہے
گر گاندھی پر ہاتھ اٹھا تو خوب سوچ لو بار بار
روم روم اس ہند دیش کا ہوگا مرنے کو طیار
تم کیا سوتنترتا تب پر کھے گھر بیٹھے وے جائیں گے
اب تو اڑ کر بیٹھ گئے

بولشیوک سٹریٹنتر میرٹھ کے ابھیوکتوں کا گان (۳۹)

کیا خاک ہے تیری زندگانی
اٹھ اب غریب بے نوا
کیا ہے تو نے دل میں ٹھانی
رہے بندہ غلام ابدا
آ ہم غلامی اپنی چھوڑیں
ہوں آزاد اور رہا

بدلے یہ ساری دنیا بدلے
جس میں ظلم ہے جور و جفا
ہے جنگ ہماری آخری
اِس پر ہے فیصلہ

سارے جہاں کے مظلومو اٹھو کہ وقت آیا
اے پیٹ کے غلامو اٹھو کہ وقت آیا
دنیا کے بدنصیبو اٹھو کہ وقت آیا
رسم و رواج سارے توڑو جہاں کے جتنے
چھوڑو غلامی اپنی پیغام نوح آیا
انصاف گرجتا ہے چھوڑیں گے لیکر بدلہ
دنیا نئی بسے گی سن لو ہے یہ سنایا
پھر ہو رہا ہے میل اب ہے نیا زمانہ
سب کچھ انھیں کا ہوگا اب تک سہے جو سایہ
اٹھو غریب بھائیو اب کمر باندھ نکلو
جنگ آخری لڑو تم فرمان یہ ہے آیا
ظلم و ستم ہیں جتنے اُن کو مٹا کے یکدم
آرام سے رہو تم یہ گیت ہم نے گایا

ہوگئے ہیں اپنے گھر میں حیف ہم بے خانماں

(۴۰)

ہم نشیں بتلائیں کیا ہم دردِ دل کی داستاں
ایک مدت سے ہیں چرخ سے نالہ کناں
تنکے تنکے لے گیا صیاد چُن کر اپنے گھر
اور پتوں کو اڑا کر لے گئی بادِ خزاں
ساکنانِ گلشنِ ہستی مقامِ غور ہے
ہوگئے ہیں اپنے گھر میں حیف ہم بے خانماں
ہم اسیرو کچھ رہائی کی بھی اب تدبیر ہو
ہیں ہماری بے کسی پر خندہ زن اہلِ جہاں
کیا کریں ہم رونقِ باغِ جہاں کو کیا کریں
اپنا ہی نخلِ خار ہے جب وقت تاسعز خستہاں
نوجوانانِ وطن ہمت ذرا درکار ہے
پھر بسانا ہے ہمیں اُجڑا ہوا یہ آشیاں

نوجوانوں کو چیتاونی (۱۴)

ہمت کرو جوانو آزاد وطن ہو
اُف! آپ کے ہوتے ہوئے برباد وطن ہو
افسوس اہل درد میں الفت کی بو نہ ہو
نفرت کا دور دورہ ہو ناشاد وطن ہو
کوٹھی بھرے ہیں مال سے بازار پٹے ہیں
پر کیا مجال ایک بھی آزاد وطن ہو
گاندھی کے اصولوں ہو کھدر کی اشاعت
افلاس مٹے قوم کی امداد وطن ہو
دشمن کی کیا مجال ذرا آنکھ اٹھائے
تم بھیم بنو اور یہ فولاد وطن ہو
جتندر شہید قوم کی مرقد کی صدا ہے
تم قوم کی تعمیر میں بنیاد وطن ہو
گلچیں کے دست برد سے برباد چمن ہو
خون جگر سے سینچ لو آباد وطن ہو
بلبل کی طرح گل کی محبت میں جان دو
یک ورد زباں دلیش ہو
اہل نظر کے واسطے گر شیریں وطن ہو فرہاد وطن ہو
ہر فرد وطن قوم کا فرہاد وطن ہو۔

Confession of Naliwaika.

I know destruction awaits
Him, who first rises
Against the oppressor's yoke,
My fate is sealed and closed
But tell me, where and when
Without victims, was ever Freedom won?
For my native land I Perish,
I feel it, and I know it;
And in my heart. Oh! holy father,
My fatal star I bless.

'Ryleiff.'

ادکھات "میں جانتا ہوں کہ اتیاچاری کے جوئے کے برودھ جو سب سے
پہلے سر اٹھاتا ہے۔ ناش اس کی پرتیکشا کرتا ہے۔ میرے بھاگیہ پر مُہر لگا دی
گئی اور وہ اوروُدھ کر دیا گیا ہے۔ پر مجھے بتاؤ کہ کہاں اور کب بنا آتم بلیدان
کے سوتنترتا پراپت کی گئی ہے؟ میں یہ انوبھو کرتے ہوئے اچھی طرح جانتا
ہوں کہ میں اپنی ماتری بھومی کیلئے نشٹ رہا ہوں۔ ہے پرم پتا! میں اپنے دل میں اس
مہلک ستارہ کو آشیش دیتا ہوں۔"

IMPERIAL RECORDS DEPARTMENT
16 MAY 1930

ملنے کا پتہ

(۱) لالہ سیتارام کانگریس سونگ سیوک

سول ایجنٹ

مصوری نواسی دہرہ دون

---

(۲) بھارتیہ پُستکالیہ

دہرہ دون

بار دوم [illegible] کے انتظام سے [illegible] پریس دہرہ دون میں چھپ کر شائع ہوا